احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029　C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 12 جون 2004ء

ہفتہ 12 جون 2004ء 23 ربیع الثانی 1425 ہجری - 12 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 128

آزاد کرتا ہوں

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں

ایک لونڈی سے مالک کا نقصان ہوگیا تو وہ سزا کے ڈر سے رورہی تھی۔ آنحضرت ﷺ وہاں سے گزرے اور اس لونڈی سے وجہ پوچھی۔ پھر آپؐ اس کو ساتھ لے کر مالک کے پاس گئے۔ اور اس سے سفارش کی تو اس نے کہا میں لونڈی کو آزاد کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کی وجہ سے آپ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔

(مجمع الزوائد جلد9ص14 باب فی جوده)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔

قادیان میں مرزا میراں بخش نام ایک مجنون رہتا تھا۔ وہ کسی کو دکھ تکلیف نہ دیتا تھا۔ حضرت صاحب جب سیر کو نکلتے تو وہ آگے بڑھ کر کہتا مرزا جی میرا معاملہ دے دو

گویا وہ خراج وصول کرتا ہے۔ حضرت صاحب بہت اچھا کہہ کر اس کو کچھ نہ کچھ ضرور دے دیتے اور اس طرح پر پھر وہ آپ کے تمام خدام سے مستقل طور پر اپنا معاملہ وصول کر لیتا۔ (سیرۃ مسیح موعود ص 303)

حضرت سید فضل شاہ صاحب حضرت مسیح موعود کے نہایت ہی مخلص خدام میں سے تھے۔ شاہ صاحب مکرمی سید ناصر شاہ صاحب کے برادر معظم تھے۔ حضرت مسیح موعود سے ان کو عشق تھا۔ آخر وہ ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔ اور دار الضعفاء میں رہتے تھے۔

جولائی 1900ء کا واقعہ ہے۔ کہ وہ قادیان آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے 6/جولائی 1900ء کو حضرت مسیح موعود سے جانے کی اجازت طلب کی۔ اور یہ بھی خواہش کی کہ حضور چند کلمات نصیحت کے لکھ دیں۔ نیز کوئی دوائی اور ایک کرتہ بھی طلب کیا۔ حضرت اقدس کو دوران سر کا شدید دورہ تھا۔ اور نماز میں بھی تشریف نہ لاسکے۔ مگر آپ نے باوجود اس کے کہ سر میں سخت درد تھا۔ شاہ صاحب کے خط کے جواب میں ایک نصیحت نامہ لکھا۔ اور دوائی اور کرتہ بھی دیا۔ یہ واقعہ اس بات کی شہادت ہے۔ کہ آپ اپنی بیماری کی شدید ترین حالتوں میں بھی اپنے خدام کی جائز درخواستوں کو پورا کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور عوام کے نفع اور بھلائی کے لئے تکلیف کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور (۔) حق اور نصح اور کلمۃ الخیر کے پہنچانے میں ہر وقت آمادہ رہتے تھے۔

جب حضور آخری مرتبہ 1905ء میں دہلی تشریف لے گئے۔ تو ایک روز آپ دہلی کے مزارات وغیرہ پر جانے کے ارادے سے نکلے۔ کسی نے بیان کیا کہ حضور اس طرف راستہ میں اس قدر گداگر ہوتے ہیں۔ کہ گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ آج ہم چلتے ہیں۔ ہم سب کو دیں گے۔ یہ معمولی عزم اور حوصلہ نہ تھا۔ آپ حقیقت میں اس امر کے لئے تیار تھے۔ کہ جو کوئی بھی مانگے گا۔ اسے دیں گے۔ جس کثرت سے گداگروں کا ہونا بتایا گیا تھا۔ اس قدر تو ملے نہیں۔ بعض ملے اور ہر ایک نے اپنے سوال کا جواب عملی طور پر حاصل کیا۔ (سیرۃ مسیح موعود ص 317)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

حصول ثواب کا سنہری موقعہ

فضل عمر ہسپتال میں ہر سال ہزاروں دکھی مریض علاج معالجہ کی فری سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اب اس سہولت کے مہیا کرنے میں کافی دشواریوں کا سامنا ہو رہا ہے۔ جس کی بڑی وجوہات:۔

☆ ملک میں مہنگائی

☆ ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ

☆ مستحق مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہیں۔

مخیر حضرات سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنے صدقات عطیات مد امداد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت عملہ

☆ نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ "دارالحمد" احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ مورخہ 17 جون 2004ء کو بوقت 8 بجے نظارت تعلیم میں انٹرویو کے لئے تشریف لائیں۔ اپنی درخواستیں مکرم امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ ہمراہ لائیں۔

مطلوبہ عملہ

1۔ سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل۔ (ہوسٹل کے امور چلانے کی اہلیت رکھتا ہو۔

2۔ نائب سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل۔ (ہوسٹل کے امور چلانے کی اہلیت رکھتا ہو۔)

3۔ باورچی (کم از کم 60 طلباء کے لئے تین وقت کا کھانا بنانے کی اہلیت ہو۔)

(واضح ہو کہ انٹرویوز کے لئے الگ سے اطلاع نہیں کی جائے گی۔) (ناظر تعلیم)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 304

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی مثالی اور خدا نما شخصیت

حضرت صاحبزادہ شہزادہ سید عبداللطیف جنہیں 14 جولائی 1903ء کو کابل میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا پڑا افغانستان میں ایک مثالی اور خدا نما شخصیت تھے۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کے درد ناک واقعہ شہادت کی تفصیلات نہایت درد والم میں ڈوبے ہوئے مگر عارفانہ انداز میں سپرد قلم فرمائی ہیں اور ابتدائیہ میں خلاصۃً بیان فرمایا ہے کہ:-

بلاشبہ اس طرح ان کا مرنا اور میری تصدیق میں نقد جان خداتعالیٰ کے حوالہ کرنا یہ میری سچائی پر ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مگر ان کیلئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ انسان شک وشبہ کی حالت میں کب چاہتا ہے کہ اپنی جان دیدے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو تباہی میں ڈالے۔ پھر عجب تو یہ کہ یہ بزرگ معمولی انسان نہیں تھا۔ بلکہ ریاست کابل میں کئی لاکھ کی ان کی اپنی جاگیر تھی اور انگریزی عملداری میں بھی بہت سی زمین تھی۔ اور طاقت علمی اس درجہ تک تھی کہ ریاست نے تمام مولویوں کا ان کو سردار قرار دیا تھا۔ **وہ سب سے زیادہ عالم عالم قرآن اور حدیث اور فقہ میں سمجھے جاتے تھے اور نئے امیر کی دستار بندی کی رسم بھی انہیں کے ہاتھ سے ہوتی تھی۔** اور اگر امیر فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ پڑھنے کے لئے بھی وہی مقرر تھے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں معتبر ذریعہ سے پہنچی ہیں۔ اور ان کی خاص زبان سے میں نے سنا تھا کہ ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب ان کے معتقد اور ارادتمند ہیں جن میں سے بعض ارکان ریاست بھی تھے۔ غرض یہ بزرگ ملک کابل میں ایک فرد تھا۔ اور کیا علم کے لحاظ سے اور کیا تقویٰ کے لحاظ سے اور کیا جاہ اور مرتبہ کے لحاظ سے اور کیا خاندان کے لحاظ سے اس ملک میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ اور علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ اور اخوان زادہ اور شاہزادہ کے لقب سے اس ملک میں مشہور تھے۔ اور شہید مرحوم ایک بڑا کتب خانہ حدیث اور تفسیر اور فقہ اور تاریخ کا اپنے پاس رکھتے تھے۔ اور نئی کتابوں کے خریدنے کے لئے ہمیشہ حریص تھے۔ اور ہمیشہ درس تدریس کا شغل جاری تھا اور صدہا آدمی ان کی شاگردی کا فخر حاصل کر کے مولویت کا خطاب پاتے تھے۔ لیکن باایں ہمہ کمال یہ تھا کہ بے نفسی اور انکسار میں اس مرتبہ تک پہنچ گئے تھے کہ جب تک انسان فنافی اللہ نہ ہو۔ یہ مرتبہ نہیں پاسکتا۔ ہر ایک شخص کسی قدر شہرت اور علم سے محجوب ہو جاتا ہے۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھنے لگتا ہے۔ اور وہی علم اور شہرت حق طلبی سے اس کو مانع ہو جاتی ہے۔ مگر یہ شخص ایسا بے نفس تھا کہ باوجودیکہ ایک مجموعہ فضائل کا جامع تھا۔ مگر تب بھی کسی حقیقت حقہ کے قبول کرنے سے اس کو اپنی علمی اور عملی اور خاندانی وجاہت مانع نہیں ہوسکتی تھی **اور آخر سچائی پر اپنی جان قربان کی اور ہماری جماعت کے لئے ایک ایسا نمونہ چھوڑ گیا جس کی پابندی اصل منشاء خدا کا ہے......**

اور اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان حاصل کرنے کے لئے **دعا کرتے رہیں کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اس کا نام مومن نہیں"**

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 ص 46 تا 48)

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول
جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

(درثمین)

اکرام ضیف

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں۔

3 رنومبر 1902ء کی شام کو ایک کشمیری حاضر خدمت تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہمارے مہمانوں کو تکلف نہیں کرنا چاہئے۔ جو ضرورت ہو مجھے لکھ دیا جاوے۔ (اس کو لوگ وطن میں تنگ کرتے تھے۔ اس لئے فرمایا) جس کو لوگ خدا کے لئے تنگ کریں خداتعالیٰ اس سے خوش ہو جاتا ہے۔

(الحکم 21 رمئی 1924ء)

تائید الٰہی

ایک اشتہار حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا تھا۔ اس کے سلسلہ میں فرمایا۔" خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید اور روح القدس کی تائید نہ ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں ایسا دیکھتا ہوں کہ خداتعالیٰ کی طرف سے ایک روح اندر اتر رہی ہے اور کام کر رہی ہے۔

قلم رکتا نہیں۔ جوش تھمتا نہیں۔ اور طبیعت محسوس کرتی ہے کہ یہ خدا کی تائید اور قوت سے ہو رہا ہے۔ اور وہ کیفیت ظاہر نہیں کی جاسکتی جو روح القدس کی تجلی سے پیدا ہوتی ہے۔"

(الحکم 21 رمئی 1924ء صفحہ 9 کالم 1)

بندۂ منظور

نوروں نہلایا وہ خود بھی نور ہوا
میری آنکھوں کی ٹھنڈک مسرور ہوا
صبحِ نو کی ایک نئی تعبیر ہوئی
آخرِ شب جو اک بندہ منظور ہوا
مظہرِ خامس در آیا جو یورپ سے
تاریکی کا ہر ذرہ کافور ہوا
دشمن کا ہر حربہ ٹوٹا اور اپنی
وحدت کا سکہ بیٹھا مشہور ہوا
باطن اس کا عکسِ غلام احمد ہے
ظاہر میں گو کہ ابنِ منصور ہوا
مت بھولو ہم آن ملیں گے متوالو
ہجر بھی تو اک دنیا کا دستور ہوا

عبدالسلام عارف

سچی دعائیں۔ نجات کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

یاد رکھو گناہ کی زندگی سے موت اچھی ہے کیونکہ گناہ کی زندگی مجرمانہ زندگی ہے۔ اگر اس پر موت وارد نہ ہو تو یہ سلسلہ لمبا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب موت آجاتی ہے تو کم از کم گناہ کا سلسلہ لمبا تو نہیں ہوتا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان خودکشی کر لیوے بلکہ انسان کو چاہئے کہ اس زندگی کو اس قدر قبیح خیال کر کے اس سے نکلنے کے لئے کوشش کرے اور دعا سے کام لے کیونکہ جب وہ حق تدبیر کا ادا کرتا ہے اور پھر سچی دعاؤں سے کام لیتا ہے تو آخر اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دیتا ہے اور وہ گناہ کی زندگی سے نکل آتا ہے۔ کیونکہ دعا بھی کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ وہ بھی ایک موت ہی ہے۔ جب اس موت کو انسان قبول کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مجرمانہ زندگی سے جو موت کا موجب ہے بچا لیتا ہے اور اس کو ایک پاک زندگی عطا کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 616)

تحریک جدید کا ایک امتیازی مقام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 25۔ اکتوبر 1985ء میں تحریک جدید کو طوعی چندوں کی ماں کے طور پر بیان فرمایا۔ حضور کے خطبات میں سے چند ایک فقرات درج ذیل ہیں۔

"تحریک جدید مالی قربانی میں ایک نمایاں امتیاز رکھتی ہے اور اس دور میں اس نے ایسی عظیم الشان مالی قربانیوں کی بنیاد ڈالی ہے جو مختلف شکلوں میں تحریک جدید کے بطن سے پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوتی چلی جائیں گی۔"

"جتنے چھوٹے ہیں سب تحریک جدید کے بچے ہیں۔"

"جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے یہ سارے فیوض تحریک جدید کے چندے ہی کے فیوض ہیں۔"

(وکیل المال اول)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا

شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف آف کابل کے سوانح حیات

مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ھے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

قسط نمبر 7

سید احمد نور صاحب بیان کرتے ہیں کہ گرفتاری سے ایک روز پیشتر صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں آپ نے تمام واقعات تحریر کئے اس خط میں جو القاب آپ نے حضور کے لئے استعمال کئے تھے وہ بہت اعلیٰ اور شیریں تھے۔ مجھے اتنے پسند آئے کہ میں نے عرض کی کہ یہ خط مجھے دے دیں میں نقل کر کے واپس کر دوں گا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے خط اپنی جیب میں ڈال لیا اور مجھے فرمایا کہ یہ خط تمہارے ہاتھ میں آجائے گا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 16)

سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

''جب گھر میں تھے اور ابھی گرفتار نہیں ہوئے تھے اور نہ اس واقعہ کی کچھ خبر تھی اپنے دونوں ہاتھوں کو مخاطب کر کے فرمایا اے میرے ہاتھو! کیا تم ہتھکڑیوں کی برداشت کر لو گے۔ ان کے گھر کے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا بات آپ کے منہ سے نکلی ہے؟ تب فرمایا کہ نماز عصر کے بعد تمہیں معلوم ہوگا کہ یہ کیا بات ہے۔ تب نماز عصر کے بعد حاکم کے سپاہی آئے اور گرفتار کر لیا۔ اور گھر کے لوگوں کو انہوں نے نصیحت کی کہ میں جاتا ہوں اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم کوئی دوسری راہ اختیار کرو۔ جس ایمان اور عقیدہ پر میں ہوں چاہئے کہ وہی تمہارا ایمان اور عقیدہ ہو اور گرفتاری کے بعد راہ میں چلتے وقت کہا کہ میں اس مجمع کا نوشاہ ہوں۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 127,126 مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں''

(الحکم 6 مارچ 1908ء ملفوظات جلد پنجم طبع جدید صفحہ 457)

سید احمد نور صاحب کا بیان ہے کہ گرفتاری کے روز عصر کا وقت قریب آیا تو گورنر نے 50 سوار بھجوائے جو یکے بعد دیگرے سیدگاہ آنے لگے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب بیت میں آئے اور نماز عصر پڑھائی۔ نماز کے بعد ان سواروں نے عرض کی کہ گورنر صاحب نے پیغام دیا ہے کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ آپ خود آئیں گے یا میں حاضر ہو جاؤں۔

آپ نے فرمایا نہیں وہ ہمارے سردار ہیں میں خود ان کے پاس چلتا ہوں۔ آپ نے اپنا گھوڑا منگوایا لیکن گورنر کے بھجوائے ہوئے سواروں میں سے ایک اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور گھوڑا آپ کو سواری کے لئے پیش کر دیا۔

سوار ہونے سے پہلے آپ نے حضرت مسیح موعود کے نام خط مجھے دے دیا اور کوئی بات نہ کی۔

آپ سپاہیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ میں بھی ساتھ ہو لیا۔ جب گاؤں سے باہر نکلے تو مجھ سے باتیں کرنے لگے۔ فرمایا کہ جب آپ مجھے ملے تھے تو میں بہت خوش ہوا تھا اور خیال آیا تھا کہ ایک باز میرے ہاتھ آ گیا ہے۔ اسی طرح میرے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ میں دور تک آپ کے ساتھ چلتا رہا پھر آپ نے فرمایا اب اپنے گھر چلے جاؤ۔ میں نے عرض کی میں آپ کی خدمت کے لئے ساتھ چلتا ہوں۔ آپ نے منع فرمایا اور کہا تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اس گاؤں سے اپنے گھر چلے جاؤ۔ اس پر میں آپ سے رخصت ہو گیا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 16،15)

صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب قدسی بیان کرتے ہیں کہ جب امیر حبیب اللہ خان کی طرف سے خوست کے حاکم عبدالرحمٰن خان کو حضرت صاحبزادہ صاحب کو گرفتار کر کے کابل بھجوانے کا حکم آیا تو اس نے آپ کو لکھا کہ آپ سے بات کرنی ہے۔ آپ چھاؤنی میں آجائیں۔ چھاؤنی خوست سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ حکم سات آدمی لے کر آئے تھے۔ اس پر آپ نماز عصر پڑھنے کے لئے بیت چلے گئے اور نماز سے فارغ ہو کر ان کے ساتھ روانہ ہونے کے لئے گھر نہ تشریف لے گئے۔ بلکہ بیت سے ہی روانہ ہو گئے۔ ایک آدمی کو کہہ کے گھر سے قرآن مجید اور چھڑی منگوالی اور اپنا گھوڑا منگوانے کی ہدایت کی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب خوست چھاؤنی میں گورنر سے ملے۔ اس نے آپ کو بتایا کہ آپ کے بارہ میں کابل سے حکم آیا ہے کہ آپ کو کوئی نہ ملے اور نہ آپ سے کلام کرے اس لئے آپ کو علیحدہ کمرہ دیا جاتا ہے۔

کمرہ پر پہرہ لگا دیا گیا۔ گورنر نے یہ رعایت برتی کہ جب آپ کے عزیز و رشتہ دار ملنے کو آتے تھے تو ان کو اجازت دے دی جاتی تھی۔ ایک روز آپ کے کچھ مرید ملنے آئے اور عرض کی کہ ہم آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو یہاں سے نکال کر لے جائیں گے۔ گورنر ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہماری تعداد زیادہ ہے لیکن صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے دین کی خدمت ضرور لے گا اس لئے تم ایسا کوئی منصوبہ نہ باندھو۔ یہ نہ ہو کہ اس جگہ بھی ہم سے زیادتی ہو۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 15 تا 16 الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 1999ء)

حضرت صاحبزادہ صاحب کے بڑے بیٹے صاحبزادہ محمد سعید جان صاحب جن کی عمر 15/16 سال تھی اور آپ کے ایک غیر احمدی رشتہ دار صاحبزادہ سید مزمل صاحب حاکم خوست کو ملے اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملنے کی اجازت چاہی۔ حاکم نے اجازت دے دی اور ایک کپتان کو مقرر کیا کہ وہ ملاقات کروا دے۔ وہ اندر گئے تو دیکھا کہ آپ ایک چھوٹے سے کمرے میں محبوس ہیں اور ہتھکڑی پڑی ہوئی ہے۔ آپ نہایت سکون اور تضرع کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہیں۔

صاحبزادہ سید مزمل ایک بارسوخ سردار تھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے عرض کی کہ میں اس واسطے آیا ہوں کہ آپ کو قید سے نکلواؤں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میرا یہاں سے نکالنا ناممکن ہے۔ صاحبزادہ مزمل نے کہا کہ آپ اس کی فکر نہ کریں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں حاکم خوست کو بتا کر علی الاعلان آپ کو نکلوا سکتا ہوں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں خود ہی نکلنا نہیں چاہتا۔ میں کابل جا کر امیر حبیب اللہ خان کو دعوت الی اللہ کرنا چاہتا ہوں اس لئے تم مجھے نکالنے کی کوشش نہ کرو۔ صاحبزادہ مزمل نے عرض کی کہ امیر آپ کی بات نہیں سنے گا۔ وہ آپ کو قتل کروا دے گا لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 1999ء)

اسی طرح وزیری قوم کا ایک سردار جو آپ کا مخلص معتقد تھا آپ کو ملنے آیا۔ اس نے عرض کیا کہ میرے لئے آپ کو رہا کرانا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ اگر آپ اجازت دے دیں تو میں آپ کو علی الاعلان اس قید سے نکال سکتا ہوں لیکن آپ نے اس سے بھی یہی فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا۔ (ایضاً)

خوست سے کابل لایا جانا

خوست کے گورنر عبدالرحمٰن خان کو یہ ڈر تھا کہ اگر حضرت صاحبزادہ صاحب کو فوری طور پر کابل نہ بھجوایا گیا تو شاید راستہ میں آپ کے مرید حملہ کر کے آپ کو چھڑا لے جائیں اس لئے اس نے آپ کو خوست کی چھاؤنی میں ہی زیر حراست رکھا۔

کچھ عرصہ کے بعد اس کی تسلی ہوئی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب خود ہی کابل جانے پر آمادہ ہیں اور لوگوں کو اس امر سے منع کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو آزاد کروائیں تو اس نے چند محافظوں کے ساتھ آپ کو کابل روانہ کر دیا۔ مولوی عبدالجلیل خان صاحب جو آپ کے خادم خاص تھے بھی آپ کے ہمراہ کابل روانہ ہوئے۔ جو محافظ سوار آپ کے ساتھ کابل گئے تھے وہ آپ کی بعض کرامات بیان کیا کرتے تھے۔ ان کا بیان تھا کہ دو مرتبہ حضرت صاحبزادہ صاحب ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے بعد میں آپ نے فرمایا کہ میں اپنی خوشی سے تمہارے ساتھ جا رہا ہوں تم مجھے میری مرضی کے خلاف زبردستی نہیں لے جا سکتے۔ چنانچہ آپ کے محافظ نہایت ادب اور احتیاط کے ساتھ آپ کو کابل لے گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو کم و بیش ایک مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ خوست کی چھاؤنی میں رکھا گیا تھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 1999ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''راویوں نے بیان کیا ہے کہ جب شہید مرحوم کابل کے بازار سے گزرے تو گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے پیچھے آٹھ سرکاری سوار تھے اور ان کی تشریف آوری سے پہلے عام طور پر کابل میں مشہور تھا کہ امیر صاحب نے اخوندزادہ صاحب کو دھوکہ دے کر بلایا ہے۔ اب بعد اس کے دیکھنے والوں کا یہ بیان ہے کہ جب اخوندزادہ صاحب مرحوم بازار سے گزرے تو ہم اور دوسرے بہت سے بازاری لوگ ساتھ چلے گئے اور یہ بھی بیان کیا کہ آٹھ سرکاری سوار خوست سے ہی ان کے ہمراہ کئے گئے تھے۔ کیونکہ ان کے خوست میں پہنچنے سے پہلے حکم سرکاری ان کے گرفتار کرنے کے لئے حاکم خوست کے نام آ چکا تھا''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 50)

کابل میں قید اور مافوق العادت استقامت

جب حضرت صاحبزادہ صاحب کابل پہنچے تو پہلے ان کو سردار نصر اللہ خان نائب السلطنت کے پاس لے جایا گیا۔ اس نے بغیر کسی تحقیقات کے حکم دیا کہ آپ کا تمام سامان زاد راہ اور گھوڑا وغیرہ ضبط کر لیا جائے اور ارک یعنی قلعہ شاہی کے قید خانہ جو توقیف خانہ کہلاتا تھا میں قید کر دیا جائے۔ آپ کے خادم خاص عبدالجلیل خان صاحب کو عام جیل میں قید کر دیا گیا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 17)
(الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 1999ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جب امیر صاحب کے روبرو پیش کئے گئے تو مخالفوں نے پہلے سے ہی ان کے مزاج کو بہت کچھ متغیر کر رکھا تھا اس لئے وہ ظالمانہ جوش سے پیش آئے اور حکم دیا کہ مجھے ان سے بو آتی ہے ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو پھر تھوڑی دیر کے بعد حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں خود امیر صاحب رہتے ہیں قید کر دو اور زنجیر غراغراب لگا دو۔ یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا ہوتا ہے۔ گردن سے کمر تک گھیر لیتا ہے اور اس میں ہتھکڑی بھی شامل ہے۔ اور نیز حکم دیا کہ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر انگریزی کی لگا دو۔

پھر اس کے بعد مولوی صاحب مرحوم چار مہینہ قید میں رہے اور اس عرصہ میں کئی دفعہ ان کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی کہ اگر تم اس خیال سے توبہ کرو کہ قادیانی درحقیقت مسیح موعود ہے تو تمہیں رہائی دی جائے گی۔ مگر ہر ایک مرتبہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ میں صاحب علم ہوں اور حق و باطل کی شناخت کرنے کی خدا نے مجھے قوت عطا کی ہے، میں نے پوری تحقیق سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مسیح موعود ہے اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں میری جان کی خیر نہیں ہے اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں۔ شہید مرحوم نے نہ ایک دفعہ بلکہ قید ہونے کی حالت میں بارہا یہی جواب دیا۔ اور یہ قید انگریزی قید کی طرح نہیں تھی جس میں انسانی کمزوری کا کچھ کچھ لحاظ رکھا جاتا ہے بلکہ ایک سخت قید تھی جس کو انسان موت سے بدتر سمجھتا ہے۔ اس لئے لوگوں نے شہید موصوف کی اس استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا۔ اور درحقیقت تعجب کا مقام تھا کہ ایسا جلیل الشان شخص کہ جو کئی لاکھ کی ریاست کابل میں جاگیر رکھتا تھا اور اپنے فضائل علمی اور تقویٰ کی وجہ سے گویا تمام سرزمین کابل کا پیشوا تھا اور قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام میں زندگی بسر کی تھی اور بہت سا اہل و عیال اور عزیز فرزند رکھتا تھا۔ پھر یکدفعہ وہ ایسی سنگین قید میں ڈالا گیا جو موت سے بدتر تھی اور جس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ ایسا نازک اندام اور نعمتوں کا پروردہ انسان وہ اس روح کے گداز کرنے والی قید میں صبر کر سکے اور جان کو ایمان پر فدا کرے۔ بالخصوص جس حالت میں امیر کابل کی طرف سے بار بار ان کو پیغام پہنچتا تھا کہ اس قادیانی شخص کی تصدیق دعویٰ سے انکار کر دو تو تم ابھی عزت سے رہا کئے جاؤ گے۔ مگر اس قوی الایمان بزرگ نے اس بار بار کے وعدہ کی کچھ بھی پرواہ نہ کی اور بار بار یہی جواب دیا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں ایمان پر دنیا کو مقدم رکھ لوں اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس کو میں نے خوب شناخت کر لیا اور ہر ایک طرح سے تسلی کر لی اپنی موت کے خوف سے اس کا انکار کر دوں۔ یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہوگا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق پالیا اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے یہ بے ایمانی نہیں ہوگی کہ میں اس ثابت شدہ حق کو چھوڑ دوں۔ میں جان چھوڑنے کے لئے تیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں۔ مگر حق میرے ساتھ جائے گا۔ اس بزرگ کے بار بار کے یہ جواب ایسے تھے کہ سرزمین کابل کبھی ان کو فراموش نہیں کرے گی اور کابل کے لوگوں نے اپنی تمام عمر میں یہ نمونہ ایمانداری اور استقامت کا کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔

اس جگہ یہ بھی ذکر کرنے کے لائق ہے کہ کابل کے امیروں کا یہ طریق نہیں ہے کہ اس قدر بار بار وعدہ معافی دے کر ایک عقیدہ کے چھڑانے کے لئے توجہ دلائیں۔ لیکن مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی یہ خاص رعایت اس وجہ سے تھی کہ وہ ریاست کابل کا گویا ایک بازو تھا اور ہزارہا انسان اس کے معتقد تھے .... وہ امیر کابل کی نظر میں اس قدر منتخب عالم فاضل تھا کہ تمام علماء میں آفتاب کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ پس ممکن ہے کہ امیر کو بجائے خود یہ رنج بھی ہو کہ ایسا برگزیدہ انسان علماء کے اتفاق رائے سے ضرور قتل کیا جائے گا اور یہ تو ظاہر ہے کہ آج کل ایک طور سے عنان حکومت کابل کی مولویوں کے ہاتھ میں ہے اور جس بات پر مولوی لوگ اتفاق کر لیں پھر ممکن نہیں کہ امیر اس کے برخلاف کچھ کر سکے۔ پس یہ امر قرین قیاس ہے کہ ایک طرف امیر کو مولویوں کا خوف تھا اور دوسری طرف شہید مرحوم کو بے گناہ دیکھتا تھا۔ پس یہی وجہ ہے کہ وہ قید کی تمام مدت میں یہی ہدایت کرتا رہا کہ آپ اس شخص قادیانی کو مسیح موعود مت مانیں اور اس عقیدہ سے توبہ کریں تب آپ عزت کے ساتھ رہا کر دئے جاؤ گے۔ اور اسی نیت سے اس نے شہید مرحوم کو اس قلعہ میں قید کیا تھا جس قلعہ میں وہ آپ رہتا تھا تا متواتر فہمائش کا موقعہ ملتا رہے''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 51)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ان کی جب مخبری کی گئی اور ان کو امیر کے روبرو پیش کیا گیا تو امیر نے ان سے یہی پوچھا کہ کیا تم نے ایسے شخص کی بیعت کی ہے تو اس نے چونکہ وہ ایک راستباز انسان تھا صاف کہا کہ ''ہاں میں نے بیعت کی ہے۔ مگر نہ تقلیداً اندھا دھند بلکہ علیٰ وجہ البصیرۃ اس کی اتباع اختیار کی ہے۔ میں نے دنیا بھر میں اس کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے الگ ہونے سے اس کی راہ میں جان دے دینا بہتر ہے'' (ملفوظات جلد دہم صفحہ 307)

سید احمد نور صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے قید خانہ سے اپنے اہل و عیال کو پیغام بھجوایا کہ انہیں کچھ رقم اور بعض ضرورت کی اشیاء بھجوا دی جائیں۔ سید احمد نور اس وقت اپنے گاؤں سے سیدگاہ آئے ہوئے تھے حضرت صاحبزادہ صاحب کے بیٹوں نے ان سے کہا کہ ابا نے خرچ کے لئے روپیہ منگوایا ہے کوئی لے جانے والا نہیں آپ لے جائیں۔ سید احمد نور نے کہا کہ ہاں میں لے جاؤں گا۔ چنانچہ وہ روپیہ اور دیگر اشیاء لے کر کابل روانہ ہو گئے۔ سردی کا موسم تھا اور پہاڑی راستہ تھا بارش ہو رہی تھی۔ پیدل ہی روانہ ہو گئے۔ راستہ میں آٹھ کوس کے بعد اپنے ایک دوست کے ہاں ٹھہرے۔ صبح ہوئی تو آگے روانہ ہوئے۔ راستہ میں انہوں نے دیکھا کہ شدت سردی سے سینکڑوں اونٹ اور بھیڑ بکریاں مرے پڑے ہیں۔ جب غزک کے پہاڑ پر پہنچے تو شام قریب تھی بارش اور اولوں کا زور تھا۔ انہوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ بادل چھٹ گئے اور سورج نکل آیا تو آگے روانہ ہوئے۔ شام ہونے تک ایک گاؤں خورشے میں پہنچ گئے اور رات گاؤں کی مسجد میں بسر کی۔ اگلے روز کابل پہنچ گئے۔ سردار شاہ محمد حاجی باشی کو ملے جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے دوست تھے۔ ان کے ذریعہ روپیہ اور ضرورت کا سامان حضرت صاحبزادہ صاحب کو جیل میں بھجوا دیا۔ سید احمد نور دو روز کابل میں حاجی باشی صاحب کے پاس رہے پھر اپنے گاؤں میں واپس آ گئے۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 13)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب کا بیان ہے کہ جب حضرت صاحبزادہ صاحب ارک شاہی کے توقیف خانہ میں زیر حراست تھے تو آپ کو کھانا سردار عبدالقدوس خان شاہ غاصی اور بریگیڈیئر مرزا محمد حسین خان صاحب کوتوال کی طرف سے بھجوایا جاتا تھا۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول ص 44)

افغانستان کے علماء سے مباحثہ

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جب چار مہینے قید کے گزر گئے تب امیر نے اپنے روبرو شہید مرحوم کو بلا کر پھر اپنی عام کچہری میں توبہ کے لئے فہمائش کی اور بڑے زور سے رغبت دی کہ اگر تم اب بھی قادیانی کی تصدیق اور اس کے اصولوں کی تصدیق سے میرے روبرو انکار کرو تو تمہاری جان بخشی جائے گی اور تم عزت کے ساتھ چھوڑے جاؤ گے۔ شہید مرحوم نے جواب دیا کہ یہ تو غیر ممکن ہے کہ میں سچائی سے توبہ کروں۔ اس دنیا کے حکام کا عذاب تو موت تک ختم ہو جاتا ہے لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں جس کا عذاب کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ ہاں چونکہ میں سچ پر ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ ان مولویوں سے جو میرے عقیدے کے مخالف ہیں میری بحث کرائی جائے۔ اگر میں دلائل کے رو سے جھوٹا نکلا تو مجھے سزا دی جائے۔

راوی اس قصہ کے کہتے ہیں کہ ہم اس گفتگو کے وقت موجود تھے۔ امیر نے اس بات کو پسند کیا اور مسجد شاہی میں خان ملا خان اور آٹھ مفتی بحث کیلئے منتخب کئے گئے اور ایک لاہوری ڈاکٹر جو خود پنجابی ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھا بطور ثالث کے مقرر کر کے بھیجا گیا۔ بحث کے وقت مجمع کثیر تھا اور دیکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس بحث کے وقت موجود تھے۔ مباحثہ تحریری تھا۔ صرف تحریر ہوتی تھی اور کوئی بات حاضرین کو سنائی نہیں جاتی تھی .... جب شاہزادہ مرحوم کی ان بدقسمت مولویوں سے بحث ہو رہی تھی تب آٹھ آدمی برہنہ تلواریں لے کر شہید مرحوم کے سر پر کھڑے تھے''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 54)

''میاں احمد نور کہتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف ڈیڑھ ماہ تک قید میں رہے اور پہلے ہم لکھ چکے ہیں کہ چار ماہ تک قید میں رہے یہ اختلاف روایت ہے۔ اصل واقعہ میں سب متفق ہیں''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 128)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب کا بیان ہے کہ یہ مباحثہ جامع مسجد واقعہ بازار کتب فروشی کے مدرسہ سلطانیہ کے احاطے میں طے پایا تھا۔ آپ کے مقابل پر جو علماء تھے ان کے سرکردہ قاضی عبدالرزاق خان رئیس مدارس وملائے حضور امیر اور قاضی عبدالرؤف قندھاری تھے۔ مباحثہ کا سرپنچ اور منصف ایک شخص ڈاکٹر عبدالغنی اہل حدیث باشندہ جلال پور جٹاں ضلع گجرات مقرر ہوا تھا۔

ان دنوں میں کابل میں تین بھائی ڈاکٹر عبدالغنی، مولوی نجف علی اور مولوی محمد چراغ موجود تھے۔ یہ تینوں مقربان امیر تھے اور مختلف عہدوں پر مقرر تھے ان کو سیدنا حضرت مسیح موعود سے بوجہ اہل حدیث سے تعلق رکھنے کے خاص بغض تھا۔ انہوں نے اس موقعہ پر بہت سی غلط بیانیاں کر کے امیر کے کان بھرے۔

چند سال پہلے جلال آباد کے علاقے کا ایک مولوی پشاور آیا تھا۔ دوران گفتگو اس نے بتایا کہ وہ اس مباحثہ میں موجود تھا۔ وہ بتاتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے دلائل زیادہ تر قرآن مجید اور سنت اللہ پر مبنی تھے اور مخالف علماء تفسیریں اور اقوال سلف پیش کر سکتے تھے۔ اس وجہ سے وہ حضرت صاحبزادہ صاحب پر غالب نہ آ سکے۔ علماء کا علم بھی اتنا زیادہ نہ تھا جتنا حضرت صاحبزادہ محمد عبداللطیف صاحب کا تھا۔

اس بات کی تصدیق جناب مغل باز خان رئیس بغدارہ نے بھی کی جو اس وقت مدرسہ سلطانیہ میں بطور طالب علم موجود تھے۔ وہ بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کے تبحر علمی کے قائل تھے اور بتاتے تھے کہ قاضی عبدالرزاق ملا حضور امیر بھی اقرار کرتا تھا کہ ہمیں حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرح نہ تو قرآن مجید پر عبور ہے اور نہ مباحثات کا تجربہ ہے۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 44 تا 46)

عادل منصور صاحب

ملازمت حاصل کرنے کے بعض سنہری گر

مشاہدے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہمارے تقریباً 80% نوجوانوں کو ملازمت کے مواقع کا علم نہیں ہوتا بظاہر یہ بات ناقابل فہم ہے کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ بے روزگار نوجوانوں کو جنہیں ملازمت کی اشد ضرورت ہو انہیں ملازمت کے مواقع کا علم نہیں ہو گا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ مناسب راہنمائی کی عدم دستیابی کی وجہ سے بیشتر اسامیوں کا علم نہیں ہو پاتا جیسے کہ اخبارات کا مطالعہ۔ ہمارے بیشتر بھائی یا تو سرے سے اخبارات کا مطالعہ ہی نہیں کرتے یا پھر پہلا صفحہ یا کھیلوں کی خبروں پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ جبکہ اخبارات کے اندر کے صفحات پر تفصیل سے ملازمت کے بارے میں بیسیوں اشتہارات موجود ہوتے ہیں۔ جن میں مختلف نوعیت کی اسامیاں ہوتی ہیں۔ اس لیے ان سے گزارش ہے کہ وہ اخبارات کا مطالعہ ضرور کریں۔

تعلیم یا تجربہ کی مناسبت سے ملازمت کا نہ ملنا

یہ ایک اور اہم مسئلہ ہے کہ ہمارے بہت سے نوجوان صرف اس وجہ سے درخواست نہیں دیتے کہ ہمارے تعلیم اور تجربہ سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اس سلسلے میں صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد ہے کہ بے کاری سے بہتر ہے انسان بیگار کرلے۔ تو پھر اگر آپ کوئی ملازمت حاصل کر لیتے ہیں تو وہ بیکاری سے کئی درجہ بہتر ہے۔

دفتری ملازمت یا افسری کی تلاش

یہ ایک نہایت ناقابل فہم عمل ہے۔ اور نہایت توجہ طلب ہے کہ ہمارے بہت سے بھائی صرف دفتری ملازمتوں یا افسرانہ ملازمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور اس سے کم درجہ پر ملازمت کرنے کو باعث عار سمجھتے ہیں یہ ایک نہایت خوفناک صورتحال ہے۔ جس طرح کہ ہمارے ملک کے حالات ہیں وہاں احمدیوں کے ملازمت کے مواقع ویسے ہی کم ہیں اس پر ہم اگر میسر مواقع کو ضائع کرتے رہیں گے تو پھر بیروزگاری کس طرح ختم ہوگی اس سلسلے میں میری آپ بھائیوں سے یہ گزارش ہے کہ جو بھی ملازمت ہو اس کے لیے ہر دم تیار رہیں کیونکہ بے روزگاری ایک جرم ہے۔ اخبارات میں ہر اتوار کو متعدد اسامیاں فیکٹریوں میں کام کرنے والے ورکرز، ہیلپر، ایجنٹ، سیلز مین، الیکٹریشن ٹیکنیشن، پلمبر وغیرہ کی آتی ہیں۔ یہ تمام ہنر ہیں اور ہنر کا سیکھنا باعث فخر ہے باعث عار نہیں اس طرح بہت سے کورسز ہیں جن کو سیکھ کر آپ مناسب روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسے درزی کا کام ہے اس میں کپڑوں کی کٹنگ وغیرہ سکھائی جاتی ہے۔ موبائل فون، ریڈیو اور الیکٹرانک آلات کی مرمت جیسے فریج، مائیکروویو اوون، ٹیلی ویژن، استری، ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کی مرمت کا کام۔

ہمارے چند بھائی ایسے ہیں جو بدقسمتی سے حالات کی وجہ سے تعلیم سے بالکل ہی محروم ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مندرجہ بالا ہنر سیکھنے کے علاوہ فیکٹریوں، کار موٹر سائیکل، مکینک کا کام سیکھیں۔ اور اس میں کسی قسم کا عار محسوس نہ کریں۔ اس کے لیے آپ نے دیکھا ہوگا لڑکے معروف چوراہوں پر پھول، اخبار اور دیگر سجاوٹ کی اشیاء بیچ کر ایک معقول منافع روزانہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم بھی اس طرح کے چھوٹے چھوٹے کام کر کے ترقی کی بلندیوں تک جا سکتے ہیں۔ ہم ہی ہیں جو چائے کے ٹھیلے بھی لگا سکتے ہیں، سبزیاں بیچ سکتے ہیں۔ اور اس طرح کے دیگر کاروبار بھی کر سکتے ہیں۔ مجھے ایسے نوجوانوں کی تلاش ہے۔

اب میں اپنے مضمون سے تھوڑا سا ہٹتا ہوں اور دیگر بہتر کاروباری مواقع کی طرف آتا ہوں۔ جیسے کپڑے کی دکان، پرچون کا کاروبار، کھلونے کی دکان، میڈیکل سٹور، دودھ کی دکان وغیرہ یہ سب کاروبار شروع کرنے کے لیے ضروری نہیں کہ آپ کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہو۔ ستر اسی ہزار یا لاکھ ڈیڑھ لاکھ سے محدود پیمانے پر یہ کاروبار شروع کیے جا سکتے ہیں بلکہ کسی مخلص دوست کی شراکت یا اعانت کے ساتھ بھی اس طرح کے کاروبار شروع کیے جا سکتے ہیں۔

اس طرح ہمارے ایسے بھائی ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یا اعلیٰ تعلیم سے فارغ التحصیل ہونے والے ہیں۔ اور اپنی تعلیم کی وجہ سے وہ ملازمت نہیں کر سکتے، ایسے تمام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اخبارات میں ایسے اداروں کا اشتہار تلاش کریں جو ٹیوشن وغیرہ کے رابطہ کے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پھر ایسے اداروں سے رابطہ کر کے ٹیوشن کے مواقع تلاش کریں۔ اور ٹیوشن پڑھائیں۔ اس سے نہ صرف آپ کا تعلیمی خرچہ نکل جاتا ہے بلکہ آپ کی تعلیمی و ذہنی استعداد میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح غریب و نادار طلبہ کو مفت بھی پڑھائیں یہ بھی ایک طرح کا صدقہ جاریہ ہے۔

ہدایات برائے امیدواران روزگار

یہ بات شدت سے محسوس کی گئی ہے کہ، جماعتی نظام کے تحت جو امیدواران کسی ادارے میں، انٹرویو کے لیے جاتے ہیں وہ مندرجہ ذیل لوازمات کا خیال نہیں کرتے جس کی وجہ سے سفارش کرنے والے جماعتی نظام کے لیے باعث ندامت ہوتے ہیں اور اس طرح دیگر امیدواروں کا بھی حرج ہوتا ہے۔

1- ان سے گزارش ہے کہ وہ اخبارات کا مطالعہ ضرور کریں اور آخری تاریخ، کاغذات و تصویر وغیرہ کے بارے میں ہدایات کا بغور مطالعہ کریں۔ اس سلسلے میں یہ بھی خیال رکھیں کہ آپ اپنے پاس ایک کاپی میں ان ملازمتوں یا اسامیوں کا اندراج اس طرح کریں کہ تاریخ، اشتہار اور اخبار درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ، تعلیمی دستاویزات اور تصاویر کے بارے میں معلومات۔ تاکہ اگر آپ کو کوئی انٹرویو کے لیے بلائے تو آپ کو جاب کی نوعیت کمپنی ایڈریس وغیرہ کا علم ہو۔ 2- نامناسب، گندے، رنگ برنگے اور غیر استری شدہ کپڑوں یا جینز کا استعمال نہ کریں۔ 3- چپل یا گندے جوتے، تسمے والے جوتے، پشاوری چپل وغیرہ کا استعمال نہ کریں۔ 4- مکمل دستاویزات کا ہونا ضروری ہے۔ 5- قلم کا نہ ہونا ایک نقص ہے۔ 6- انگریزی میں درخواست لکھنے سے قاصر ہونا ایک منفی امر ہے۔ 7- مناسب پرنٹ شدہ درخواست اور بائیو ڈیٹا (CV) کا نہ ہونا ایک سخت کمی ہے۔ 8- درخواست پر فون نمبر۔ ایڈریس، موبائل نمبر اور دیگر رابطہ نمبر وغیرہ ضرور لکھیں۔

اس لیے درخواست ہے کہ آپ کسی بھی امیدوار کو کسی ادارے میں بھیجنے سے پہلے مندرجہ ذیل ہدایات دے کر بھیجیں۔

1- کم از کم انگریزی میں نوکری کی درخواست لکھنی آنی چاہیے۔

2- مکمل دستاویزات کا ایک عدد فوٹو کاپی سیٹ اصل دستاویزات کے ساتھ لے کر جائیں۔

3- مناسب لباس کا استعمال کریں۔ سفید شرٹ، اور پینٹ کے رنگ کی مناسبت سے ٹائی کا استعمال کریں۔

4- اپنی پاسپورٹ سائز تصاویر، ہمیشہ تیار رکھیں۔

5- اپنے بال وغیرہ سنبھال کر رکھیں۔

6- انٹرویو میں جانے سے پہلے، ملازمت کے بارے مکمل معلومات حاصل کر لیں۔

7- ملازمت دینے والے ادارے کے بارے میں مکمل یا تسلی بخش معلومات کرلیں۔

8- اگر داڑھی رکھتے ہیں تو مناسب خط بنوا کر جائیں اور بغیر داڑھی والے مناسب شیو کر کے جائیں۔

9- اسپورٹس شوز، پشاوری چپل، سینڈل وغیرہ قطعاً استعمال نہ کریں اور دفتر کے استعمال والے مناسب پالش شدہ جوتے پہن کر جائیں۔

10- یاد رکھیں کہ یہ سب کام آپ نے انٹرویو سے پہلے والی رات کو ہی مکمل کر لینا ہے۔

11- انٹرویو کے دوران جب سوال پوچھا جائے تو مناسب جواب دیں بلا وجہ کی تک بندی سے پرہیز کریں۔

12- جس سوال کے جواب کی درستگی کے بارے میں آپ یقینی نہ ہوں اور شک ہو اس کا جواب دینے سے معذرت کریں۔

13- انٹرویو کے دوران، پرسکون رہیں اللہ پر توکل کرتے ہوئے انٹرویو دیں۔ یاد رکھیں جو رزق آپ کے نصیب میں اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے وہ یقیناً مل کر رہے گا۔

14- اس کے علاوہ درود شریف اور دیگر دعاؤں کا ورد کرتے رہیں۔

شدید گرمی، احتیاطی تدابیر اور علاج

پاکستان میں آنے والی حالیہ شدید گرمی کی لہر سے متعدد افراد مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں، اس شدید موسم میں ڈاکٹرز احتیاطی تدابیر اختیار کرنے پر زور دیتے ہیں۔ افراد کو بلا ضرورت گرمی میں باہر نہیں نکلنا چاہیے، سورج کی تیز شعاعوں سے بچیں، سگریٹ کے عادی، ذہنی مریض اور تیز مصالحے دار اشیاء کھانے والے افراد گرمی سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس موسم میں گردن توڑ بخار، دل کی دھڑکن تیز، گلا خراب، سردرد، سوزش جلدی بیماریاں اور وائرس کی دیگر بیماریاں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ لو اور گرمی میں کمزور افراد کا بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ سر راہ گر کر بے ہوش ہو سکتے ہیں۔ بے احتیاطی کرنے پر اس موسم میں ہیٹ ہائپر پائراکسیا (ہیٹ سٹروک) بھی ہو سکتا ہے۔ اس موسم میں زیادہ ٹھنڈا پانی پینے میں احتیاط کرنی چاہیے، ماہرین امراض نے کہا کہ سرکندھوں اور چہرے پر کپڑا ڈھانپ کر باہر نکلیں جسم میں نمکیات اور پانی کی کمی نہ ہونے دیں اور تازہ اور ہوادار جگہ پر قیام کریں۔

لو سے بچاؤ کا نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا لو لگنے سے بچنے کیلئے یہ نسخہ بہت مفید ہے۔ گلو نائن، نیٹرم میور اور آرسنک البم ملا کر 30 طاقت میں گھر سے نکلنے سے پہلے ایک خوراک استعمال کرلی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا دن گرمی سے بچا جا سکتا ہے۔

ذوالحلیفہ

مدینہ سے قریباً 5 میل جنوب کی طرف جب کہ مکہ سے 295 میل شمال میں ذوالحلیفہ کا مقام ہے۔ مدینہ یا اس طرف سے حج کے ارادہ سے آنے والوں کا یہ میقات ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36585 میں ثناء اللہ خالد ولد غلام مرتضےٰ قوم لسکانی بلوچ پیشہ معلم وقف جدید عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام نبی سدھو ضلع میرپورخاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3560 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ثناء اللہ خالد ولد غلام مرتضےٰ گوٹھ غلام نبی سدھو ضلع میرپورخاص سندھ گواہ شد نمبر 1 شکور احمد ولد غلام نبی سدھو گوٹھ غلام نبی سدھو گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی میرپورخاص

مسل نمبر 36589 میں ادریس احمد ولد میاں طاہر احمد قوم مغل پیشہ انجینئر عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ادریس احمد ولد میاں طاہر احمد باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 عطاء العزیز احمد ولد محمد اعظم اکسیر کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر محمود احمد ظفر ولد عبدالرحمٰن باغبانپورہ لاہور

مسل نمبر 36590 میں نادیہ خان بنت مقصود خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع ناروال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/15000 روپے۔ بینک بیلنس -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نادیہ خان بنت مقصود خان ڈیریانوالہ گواہ شد نمبر 1 شکیل احمد خان برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عمران احمد خان برادر موصیہ

مسل نمبر 36591 میں قدیر احمد طاہر ولد بشیر احمد قوم کھرل پیشہ معلم وقف جدید عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور روڈ حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3676 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قدیر احمد طاہر ولد بشیر احمد حافظ آباد گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد ثانی ولد چوہدری حسن محمد، محمد آباد فارم ضلع میرپورخاص سندھ گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد نبیل ولد چوہدری غلام احمد کریم نگر ضلع میرپورخاص

مسل نمبر 36592 میں رضوانہ عزیز بنت چوہدری عزیز احمد قوم گجر پیشہ ٹیچر عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10275 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رضوانہ عزیز بنت چوہدری عزیز احمد کھاریاں گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ولد کرنل اکبر علی کھاریاں گواہ شد نمبر 2 شریف احمد ولد چوہدری رحمت علی کھاریاں

مسل نمبر 36594 میں کومل سرور بنت غلام سرور قوم چیمہ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھیوے والی خورد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 9 تولے مالیتی -/63000 روپے۔ نقد رقم -/23000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ کومل سرور بنت غلام سرور کھیوے والی خورد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 غلام احمد ولد سردار خان کھیوے والی خورد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 محمد داؤد ناصر وصیت نمبر 26532

مسل نمبر 36595 میں آصفہ کنول بنت محمد سلیم قوم بردلے جٹ پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت خوردونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ آصفہ کنول بنت محمد سلیم لالیاں گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد شمس ولد مختار احمد اٹھوال کبیر والا ضلع خانیوال گواہ شد نمبر 2 طارق احمد محسن وصیت نمبر 30618

مسل نمبر 36596 میں اسماء بشارت بنت چوہدری بشارت احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 15 سال ایک ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ اسماء بشارت بنت چوہدری بشارت احمد دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 چوہدری بشارت احمد والد موصیہ

مسل نمبر 36597 میں عطاء الغفور ولد بشارت احمد خان صاحب قوم حجانہ بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء الغفور ولد بشارت احمد خان دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد رحمت اللہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 36598 میں حافظ عمران آفتاب ولد آفتاب احمد وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا

رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 1-1-2004 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ عمران آفتاب ولد آفتاب احمد وڑائچ دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رفاقت احمد ولد محمد یوسف باجوہ دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف باجوہ ولد عبداللہ خان باجوہ دارالیمن غربی ربوہ

مسل نمبر 36599 میں مبشرہ حمید زوجہ عبدالحمید ناصر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/16000 روپے۔ 2۔ ترکہ والدین نقد رقم -/20000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبشرہ حمید زوجہ عبدالحمید ناصر دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نوید الظفر ولد عبدالحمید ناصر دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید ناصر خاوند موصیہ

مسل نمبر 36600 میں ھبۃ الحمید زوجہ عطاء الحمید قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی انگوٹھی وزنی 1/2 تولہ مالیتی -/4000 روپے۔ 2۔ نقرئی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/350 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ھبۃ الحمید زوجہ عطاء الحمید دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید ناصر والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عطاء الحمید خاوند موصیہ

مسل نمبر 36601 میں زکیہ رزاق زوجہ عبدالرزاق قوم منہاس پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی 1/2 تولہ مالیتی -/5500 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ 3۔ ترکہ والدین نقد رقم -/24000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زکیہ رزاق زوجہ عبدالرزاق دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 صبیح الحسن پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرزاق خاوند موصیہ

مسل نمبر 36602 میں حافظ نوید ربی ولد صوفی بشیر احمد صاحب قوم منہاس پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/850 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ نوید ربی ولد صوفی بشیر احمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 نیر الاسلام ولد محمد حنیف قمر دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 36603 میں مبارک احمد شاہد ولد میر غلام محمد قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد شاہد ولد میر غلام احمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 میر غلام احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 منصور محمود تبسم ولد نثار احمد گلزار دارالیمن شرقی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✪ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت لکھتے ہیں۔ مکرم عبدالواحد صاحب بٹ ولد مکرم محمد یعقوب بٹ صاحب آف کوٹلی پیر عبدالرحمٰن، مغل پورہ لاہور حال مقیم بیت الکرامہ مورخہ 8 جون 2004ء بروز منگل صبح 11:00 بجے وفات پا گئے۔ آپ نے 1982ء میں سلسلہ میں شمولیت کی تھی۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ عرصہ تین سال سے ان کا قیام بیت الکرامہ میں تھا۔ انتہائی شریف، نیک، عبادت گزار اور صابر وشاکر انسان تھے۔ آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر 8 جون 2004ء کو بیت المحمود میں مکرم مرزا نصیر احمد صاحب نائب وکیل وقف نو نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

طلباء کے اعزاز میں تقریب

✪ مکرم عبدالمجید زاہد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کنری سندھ ضلع میرپور خاص لکھتے ہیں۔ مورخہ 21 مئی 2004ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ نمایاں تعلیمی پوزیشن حاصل کرنے والے احمدیہ طلباء و طالبات کنری کے اعزاز میں جماعت احمدیہ کنری کی طرف سے ایک تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی امیر ضلع میرپور خاص نے کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال کنری کے مختلف اسکولوں میں 46 احمدی طلباء و طالبات نے پوزیشنز حاصل کی ہیں جن میں 20 طلباء نے پہلی 19 طلباء نے دوسری اور 7 طلباء نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں میں سے گیارہ طلباء واقفین نو ہیں۔ کنری میں اتنی بڑی تعداد میں احمدی طلباء وطالبات کا پوزیشن حاصل کرنا جماعت احمدیہ کنری کیلئے ایک اعزاز ہے۔ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو مہمان خصوصی نے کیش پرائز اور تعریفی سندات تقسیم کیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان احمدی طلباء وطالبات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحہ ارتحال

✪ مکرم محمد لطیف صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب ولد چوہدری دین محمد صاحب مرحوم (مرغ فروش) محلہ دارالبرکات ربوہ مورخہ 3 جون 2004ء ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بعمر 60 سال وفات پا گئے مرحوم 1974ء میں تین ماہ اسیر راہ مولا رہ چکے ہیں آپ کا جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھایا۔ تدفین کے بعد دعا مکرم مبارک احمد صاحب طاہر صدر محلہ دارالبرکات ربوہ نے کروائی۔ مرحوم کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب اس وقت نیشنل اسسٹنٹ سیکرٹری یکصد بیوت الذکر ہیمبرگ جرمنی ہیں۔ پسماندگان میں مرحوم کے چھ بچے اور ایک بیوہ ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کے درجات کی بلندی اور لواحقین کو صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

✪ Comsats انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (اسلام آباد، لاہور، ایبٹ آباد، واہ کینٹ، اٹک) نے درج ذیل بیچلر اور ماسٹر پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(1) BS(TE) (2) BS (CE) (3) BS (Maths) (4) BS (Electronics) (5) BS(Bioinformatics) (6) BS (CS) (7) BS (BA) (8) BS (iT) (9)BS (EE) (10)BS (ES) (11)MBA (12) MCS (13) MSc (DS)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم جولائی 2004ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ 3 جولائی 2004ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 6 جون 2004ء سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

✪ عثمان انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (ہمدرد یونیورسٹی) کراچی نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(1)B.S (2) MCS (Evening Program)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2004ء ہے۔ مزید معلومات مورخہ 6 جون 2004ء کی روزنامہ ڈان سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 12 جون 2004ء

طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	4:59
زوال آفتاب	12:08
وقت عصر	5:08
غروب آفتاب	7:17
وقت عشاء	8:57

ملازمت کے مواقع

☼ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی جیل روڈ لاہور کو کارڈیالوجی سے متعلقہ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز سینئر رجسٹرار، میڈیکل آفیسر، میڈیکل فزیشن، کمپیوٹر پروگرامر، اکاؤنٹس آفیسر، فزیوتھراپسٹ، پرچیز آفیسر، لاء آفیسر اور نرسنگ اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ تفصیل کیلئے The News اخبار 5 جون 2004ء ملاحظہ فرمائیں۔

☼ گورنمنٹ آف پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کو ڈپٹی مینیجر، اسسٹنٹ مینیجر، کمپیوٹر آپریٹر، سینئر کلرک اور نائب قاصد کی ضرورت ہے۔ مزید تفصیل 6 جون 2004ء کے اخبار The News میں ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

سانحہ ارتحال

☼ مکرم منور احمد صاحب کارکن دفتر انصار اللہ پاکستان لکھتے ہیں۔ میرے بڑے بھائی مکرم ناصر محمود صاحب ولد مکرم علی احمد صاحب مورخہ 9 مئی کو کار کے ایک حادثہ میں بعمر 39 سال وفات پا گئے۔ اسی روز 4 بجے سہ پہر چک 61 ر ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں مکرم سلامت علی باسط صاحب معلم اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی انہوں نے کروائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ دو بچے یاسر و دوا احمد اور حمالہ الخیر اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 17 جون 2004ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب
12-30 a.m	چلڈرن سروس
1-30 a.m	دورہ افریقہ
2-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-50 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
7-00 a.m	دورہ افریقہ
8-00 a.m	ترجمۃ القرآن
9-10 a.m	اردو ادب کا دبستان
11-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
11-55 a.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	پشتو سروس
1-50 p.m	ملاقات
2-45 p.m	انڈونیشین سروس
3-45 p.m	دورہ افریقہ
5-00 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-50 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
6-35 p.m	بنگلہ سروس
7-00 p.m	ملاقات
8-00 p.m	المائدہ
9-00 p.m	ورائٹی پروگرام
10-00 p.m	ترجمۃ القرآن
10-40 p.m	خطبہ جمعہ

شعبہ امراض چشم میں جدید سہولیات

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ امراض چشم فضل عمر ہسپتال کو Up Grade کر دیا گیا۔ اب ہسپتال میں مندرجہ ذیل جدید سہولیات میسر ہیں۔
☆ شوگر سے متاثر آنکھ کے پردے کیلئے لیزر (Laser) کی سہولت
☆ بذریعہ کمپیوٹر نظر کا معائنہ
☆ بغیر ٹانکوں کے سفید موتیا کا آپریشن
☆ کالے موتیا کی تشخیص کیلئے نظر کا معائنہ
☆ بھینگا پن کا علاج اور آپریشن
☆ کارنیا (Cornea) کی پیوندکاری
☆ آنکھوں کے دیگر آپریشنز
مزید معلومات کیلئے آئی ڈیپارٹمنٹ یا استقبالیہ سے رابطہ فرمائیں
فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون نمبرز: 04524-213970-211373
فیکس: 04524-215190-214481
ویب سائیٹ: www.foh-rabwah.org
ای میل: info@foh-rabwah.org

Govt. LIC NO. ID-541
خوشخبری
لاہور/اسلام آباد سے لندن معہ واپسی
خصوصی پیکج
37790/-
سبینا ٹریولز
فون ربوہ: 04524-211211-213716
فیکس 04524-215211 موبائل 0320-4890196
فون اسلام آباد: 051-2829706-2821750
فیکس 051-2829652 موبائل 0300-5105594
فون لاہور: 0300-8481781
www.airborneservices.com

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
○ جرمن ولوکل پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز
○ سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک
○ خالی ڈبیاں، ڈراپرز، بوتلیں
○ انگلش و اردو ہومیو پیتھک کتب
○ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ بریف کیس
معیاری اور بارعائیت
کیور یو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 FAX:213966

چھوٹے بچوں کیلئے شارٹ کورسز
چھوٹے بچوں کا کمپیوٹر کورس اپنی والدہ کے ہمراہ
دورانیہ کورس 50 دن
بچے کی فیس میں والدہ کا کمپیوٹر کورس بالکل فری
212088 MACLS

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر: 214209
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن

Ph: 212868 Res: 212867
Mob: 0320-4891448
خالص سونے کے زیورات
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

سی پی ایل نمبر 29

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
Lt Col
Dr.Naseer Ahmed Malik TI(M)
Bsc (Pb), BDS (Pb) RDS,
CAE Align (USA),DOC (Canada)
Invite you at
COLONEL'S FAMILY DENTISTRY
For quality dental treatment with economical package under
proper Sterilization against HIV & Hepatitis B & C
For Appointments
Visit or call Ph:(042) 5880464
Cell:0300-4286349
Address:
25-Central Commercial Market,
C -Block, Model Town Lahore.

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
رابطہ: انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680 7231681 7223204 7353105